روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
منگل 19 فروری 2013ء 8 ربیع الثانی 1434 ہجری 19 تبلیغ 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 41

یادگار بیٹا

حضرت شاہ نعمت اللہ ولی مسیح موعود کے متعلق پیشگوئی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

دور او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

جب اس کا زمانہ کامیابی کے ساتھ گزر جائے گا تو اس کے نمونہ پر اس کا بیٹا یادگار رہ جائے گا۔

(الاربعین فی احوال المھدیین شاہ اسماعیل شہید نومبر 1851 کلکتہ)

حضرت مصلح موعود کی خلافت کی بابت رفقاء حضرت مسیح موعود کی رؤیا وکشوف اور جماعت احمدیہ کی ترقیات کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود کی خلافت کے بارے میں لوگوں کو تسلیاں دلائیں اور راہنمائی فرمائی

اللہ تعالیٰ رفقاء سلسلہ کے درجات بلند فرمائے۔ جماعت کو ہر فتنہ سے محفوظ رکھے اور ہمیں ترقیات دکھاتا چلا جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 15 فروری 2013ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15 فروری 2013ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ رفقاء حضرت مسیح موعود کے واقعات اور روایات کا جو سلسلہ شروع کیا ہوا ہے آج اس سلسلہ کا آخری خطبہ ہوگا۔ اگر کوئی روایات رہ گئی ہوئیں تو پھر کسی وقت بیان ہو جائیں گی۔ یہ حسن اتفاق ہے کہ یہ خطبات فروری کے مہینے میں ختم ہو رہے ہیں اور جن روایات پر ختم ہو رہے ہیں ان کا تعلق بھی حضرت مصلح موعود کے ساتھ ہے۔ 20 فروری کو یوم مصلح موعود بھی منایا جائے گا۔ یہ روایات جو ابھی بیان کروں گا ان میں حضرت مصلح موعود کی خلافت کے بارے میں لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے تسلیاں دلوائیں۔ جو لوگ پہلے غیر مبائعین میں شامل ہوئے تھے۔ ان کی اللہ تعالیٰ نے راہنمائی فرمائی اور دوبارہ بیعت میں آ گئے۔

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے خلیفہ اول کی زندگی میں رؤیا میں دیکھا کہ حضرت محمود کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر میں نے یہ اقرار کیا کہ میں آپ کا پہلا غلام ہوں تو مجھے آپ نے فرمایا کہ سمجھ میں نہیں آیا تو جناب شیخ یعقوب علی عرفانی نے بتلایا کہ ان کو بذریعہ رؤیا اور الہام کے یہ بتایا گیا ہے کہ ہم نے محمود کو خلیفہ بنا دیا ہے۔ حضرت امیر محمد خان صاحب فرماتے ہیں کہ خواب کے اندر ایک سرس کا درخت دیکھا جس کے ساتھ کچھ بڑی بڑی خشک پھلیاں لٹک رہی تھیں جس کی کھڑکھڑاہٹ سے اس قدر شور پڑ رہا تھا کہ کسی کو آواز بھی سنائی نہیں دیتی تھی۔ تب اللہ تعالیٰ نے بارش برسائی جس سے وہ تمام سوکھی پھلیاں جھڑ گئیں۔ اس پر حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ شیطان کا گھر برباد ہو گیا اب زمین سے سبزہ اُگے گا اور غلبہ پیدا ہوگا اور میوے لگیں گے۔ کہتے ہیں الحمدللہ یہ خواب تقرر خلافت ثانیہ کے وقت ہو بہو پورا ہوا۔ مولوی محمد علی صاحب مع اپنے رفقاء کے جنہوں نے خلافت کے خلاف شور برپا کر رکھا تھا جماعت سے الگ ہو گئے، بعد میں احمدیت خلافت ثانیہ کے ذریعے چار دانگ عالم میں پھیل گئی۔ حضرت خیر دین صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ہاتھ 11 کرم یعنی 55 فٹ لمبا ہو گیا ہے۔ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان کو غیر معمولی طاقت عطا فرمائی ہے جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکے گا۔

حضرت رحمدین صاحب ولد جمال دین صاحب فرماتے ہیں کہ خلافت ثانیہ کے وقت میں نے رؤیا دیکھا کہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے کرسی پر بیٹھے ہیں اور حضرت خلیفہ ثانی پاس کھڑے ہیں، تب میرے دیکھتے دیکھتے مولوی محمد علی صاحب کا چہرہ اور جسم چھوٹا ہونا شروع ہوا اور بالکل چھوٹا ہو گیا جیسے بچے کا جسم ہوتا ہے اور حضرت میاں صاحب کا جسم بڑھتے بڑھتے بہت لمبا یعنی آپ کے قد سے بھی لمبا ہو گیا اور بڑے رعب اور جلال والا ہو گیا۔ تب میں بہت متعجب ہوا اور جب صبح ہوئی تو تمام شکوک وشبہات میرے دل سے نکل گئے اور میں نے آپ کی بیعت کر لی۔ حضرت میاں سوہنے خان صاحب فرماتے ہیں کہ رؤیا میں آسمان کی طرف میں نے دیکھا۔ آسمان پر دو چاند ہیں۔ ایک چاند بہت روشن ہے اور دوسرا چاند مربع شکل اس کے ساتھ لگا ہوا ہے جس میں روشنی نہیں ہے۔ میرے دیکھتے دیکھتے اس میں روشنی ہونی شروع ہو گئی۔ غرضیکہ وہ دوسرے چاند کے برابر روشن ہو گیا۔ میں نے دعا کی کہ یہ دونوں چاند ایک قسم کے روشن ہو گئے، اس وقت مجھے آواز آئی کہ پہلا چاند مرزا صاحب مسیح موعود ہیں اور یہ دوسرا چاند جواب روشن ہوا ہے یہ میاں بشیر الدین محمود احمد خلیفہ ثانی ہیں۔

حضور انور نے قادیان میں مستریوں کی طرف سے اٹھنے والے فتنہ کا خلاصۃً ذکر کیا اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ایک تقریر کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ ایسی باتیں الٰہی سلسلوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی سنت کے ماتحت لگی رہتی ہیں ان سے گھبرانا نہیں چاہئے۔ جو چیز خدا تعالیٰ کی ہے اسے وہ خود غلبہ عطا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنی چیزوں کی آپ حفاظت کرے گا۔ یہ خدا کا سلسلہ ہے وہ خود اس کی حفاظت کرتا رہا ہے اور وہی آئندہ بھی کرے گا۔ حضور انور نے فرمایا کہ چنانچہ وہ فتنہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ختم ہوا اور ایک دنیا نے دیکھ لیا کہ خدا کی بات پوری ہوئی اور وہ فتنہ آپ مر گیا۔ حضور انور نے آخر پر مکرم سردار بخش خان بھروانہ صاحب کی وفات پر ان کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

دو نفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

(روزنامہ الفضل 18 جنوری 2011ء)

سالانہ صنعتی نمائش

(گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

مورخہ 2 مارچ 2013ء بروز ہفتہ گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کی سالانہ صنعتی نمائش کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ اس کا آغاز 10 بجے صبح ہوگا۔ شہر کی خواتین سے بچوں کے ہمراہ شرکت کی استدعا ہے۔ مستورات پردہ کا خیال رکھیں۔

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

خطبہ جمعہ

شکر کے مضمون کا تذکرہ جتنا جماعت احمدیہ میں ہوتا ہے یا شکر کے مضمون کا ادراک جتنا جماعت کو ہے، ہم دعویٰ سے کہہ سکتے ہیں کہ کسی اور کو نہ ہے اور نہ ہو سکتا ہے کیونکہ حقیقی شکر وہ ہے جو خدا کا ہو، خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو، خدا تعالیٰ کے دین کی ترقی اور غیروں پر اُس کا رعب پڑنے پر ہو

تجدیدِ نو کے جس کام کو حضرت مسیح موعود نے شروع فرمایا تھا، وہ تقریباً 124 سال گزرنے کے بعد آج بھی جاری ہے اور نہ صرف جاری ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور تائیدات کے نظارے بھی ہم دیکھتے ہیں

حالیہ دورۂ یورپ میں یورپین پارلیمنٹ میں خطاب۔ اسی طرح جرمنی کے دورہ کے دوران اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور غیروں میں دین حق کے پیغام کی اثر انگیزی پر مشتمل تأثرات اور میڈیا میں دورہ کی کوریج کا ایمان افروز تذکرہ

جامعہ احمدیہ جرمنی کی نئی عمارت کے افتتاح کا ذکر

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 21 دسمبر 2012ء بمطابق 21 فتح 1391 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

شکر کے مضمون کا تذکرہ جتنا جماعت احمدیہ میں ہوتا ہے یا شکر کے مضمون کا ادراک جتنا جماعت کو ہے، ہم دعویٰ سے کہہ سکتے ہیں کہ کسی اور کو نہ ہے اور نہ ہو سکتا ہے کیونکہ حقیقی شکر وہ ہے جو خدا کا ہو، خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو، خدا تعالیٰ کے دین کی ترقی اور غیروں پر اُس کا رعب پڑنے پر ہو۔

پس آج خالص ہو کر اگر کوئی جماعت (دین حق) کی ترقی کے لئے کوشاں ہے، (دین حق) کی خوبصورت تعلیم کو دنیا کے ہر کونے اور ہر طبقے میں پھیلانے کی کوشش میں ہر قسم کی منصوبہ بندی کر کے اس کام کو سرانجام دے رہی ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہے اور یہ بات دنیا کی کسی بھی اَور جماعت، گروہ یا تنظیم میں نظر نہیں آئے گی۔ اور پھر اگر کوئی کوشش کر بھی رہا ہے تو کامیابی کا ہزارواں حصّہ بھی جماعت کی کوششوں اور کامیابیوں کے مقابل پر نظر نہیں آئے گا۔ غیر...... اگر (دین حق) کے بارے میں غلط خیالات کو دل سے نکالتے ہیں یا یہ اظہار کرتے ہیں کہ آج ہمارے دل اور دماغ (دین حق) کے بارے میں غلط تأثرات سے صاف ہو گئے ہیں تو وہ صرف اور صرف جماعت احمدیہ کی مجالس میں حاضر ہو کر اپنے ذہنوں کو پاک کرتے ہیں، یا صحیح (دین حق) اُنہیں جماعت احمدیہ کی مجلسوں سے ہی، پروگراموں سے ہی پتہ لگتا ہے۔

پس (دین حق) کی تجدیدِ نو کے جس کام کو حضرت مسیح موعود نے شروع فرمایا تھا، وہ تقریباً 124 سال گزرنے کے بعد آج بھی جاری ہے اور نہ صرف جاری ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور تائیدات کے نظارے بھی ہم دیکھتے ہیں۔ چاہے یہ تائیدات کے نظارے افریقہ کے جنگلوں اور شہروں میں ہوں یا صحراؤں میں ہوں یا دور دراز جزائر میں ہوں، عرب دنیا میں ہوں یا ایشیا میں ہوں۔ امریکہ اور یورپ کے عوام کو (دین حق) کی خوبصورت تعلیم کا پیغام پہنچا کر اُن کے شبہات دور کرنے سے تعلق رکھتے ہوں یا یورپ اور امریکہ کے ایوانوں میں (دین حق) کی خوبصورت تعلیم کا لوہا منوانے سے تعلق رکھتے ہوں تو وہاں بھی اللہ تعالیٰ کی تائیدات نظر آتی ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی یہ بارش ہمیں کس قدر شکر گزاری کے مضمون کو سمجھنے والا اور شکر ادا کرنے والا بناتی ہے اور بنانی چاہئے دوسرے اس کا اندازہ لگا ہی نہیں سکتے۔ احمدی ہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو کہ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (ابراھیم: 8)۔ کہ ’اگر تم میرا شکر کرو گے تو مَیں اپنی دی ہوئی نعمتوں کو زیادہ کروں گا‘، کو سب سے زیادہ سمجھتے ہیں۔ یہ کام جو ہم کر رہے ہیں، اس کا مقصد اپنی پہچان کروانا نہیں، کوئی ذاتی بڑائی نہیں یا اس کا اظہار نہیں بلکہ اُس مشن کو آگے لے جانا ہے جو حضرت مسیح موعود لے کر آئے تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبصورت تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کرنا ہی ہمارا کام ہے تاکہ دنیا کے سامنے یہ تعلیم پیش کر کے آپؐ کے آخری رسول ہونے کا ادراک دنیا میں پیدا کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کی توحید کو دنیا میں قائم کروایا جائے۔ پس جو کام خدا تعالیٰ کے لئے ہوں اور ذاتی بڑائی اور نام و نمود اُن میں نہ ہوں اور پھر اُس کے نیک نتائج پر خدا تعالیٰ کی شکر گزاری بھی ہو تو پھر یقیناً اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت پہلے سے بڑھ کر ہوتی ہے۔ پس اس مضمون کو ہمیں ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔

گزشتہ دنوں مَیں یورپ کے سفر پر تھا جہاں مختلف پروگرام تھے جن میں سب سے پہلے تو یورپین پارلیمنٹ کا ایک پروگرام تھا جو اُن کے آڈیٹوریم میں ہوا۔ جس میں یورپین پارلیمنٹیرین اور مختلف ممالک کے ملکی پارلیمنٹیرین یعنی کُل ملا کے سارے مہمان تقریباً دو سو سے زائد تھے یا دوسرے سیاستدان، وکلاء اور پڑھے لکھے طبقے پر سارے مشتمل تھے۔ اُن کے ساتھ بھی وہاں پروگرام ہوا تھا۔ اسی طرح کئی نیوز ایجنسیوں کے نمائندوں کے سامنے بھی (دین حق) کی خوبصورت تعلیم کے حوالے سے مجھے کچھ کہنے کا موقع ملا۔ پریس کانفرنس کی وجہ سے دنیا میں کافی کوریج ہوئی۔ اس تقریب کو آرگنائز کروانے کے لئے یوکے کی جماعت نے بھی اچھا کردار ادا کیا۔ گو اصلی آرگنائزر

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

تو ہمارے یورپین پارلیمنٹیرین دوست ہی تھے۔ بہر حال یہ پروگرام بہت اچھا رہا۔ یوکے کی جماعت کو شاید اس کی فکر بھی تھی اس لئے جماعتوں میں یہ لوگ دعا کا اعلان بھی کرواتے رہے اور احمدیوں کی دعاؤں کی قبولیت کو ہمیشہ کی طرح ہم نے اس پروگرام میں دیکھا بھی اور محسوس بھی کیا۔ میرے خیال میں تو جو باتیں مَیں نے کیں عمومی طور پر ہم اُن کو عام سمجھتے ہیں لیکن اگر سوچا جائے تو (دین حق) کے حوالے سے کوئی بات بھی عام نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے جس دین کو کامل کیا ہے اُس کی ہر بات ہی اہم ہے، اسی لئے شاملین پر ان باتوں کا بڑا اثر بھی ہوا۔ اس کا انہوں نے کھل کر اظہار بھی کیا۔ (دین حق) سے متعلق شکوک وشبہات دور ہوئے۔ الحمدللہ۔

اس کے بعد مَیں جرمنی چلا گیا تھا اور جرمنی میں بھی اسی طرح دو بڑے پروگرام تھے۔ ایک تو ہیمبرگ میں (بیت) کو انہوں نے ٹھیک کیا ہے۔ جو نئی جگہ خریدی تھی اس میں پہلے (بیت) تو اندر بنائی ہوئی تھی۔ بلڈنگ کو کنورٹ (Convert) کیا تھا لیکن مینارے وغیرہ نہیں تھے۔ اب مینار وغیرہ بنائے تھے تو اس تعمیر کے حوالے سے بھی ایک پروگرام ہوا جو اصل میں تو مہمانوں کو لانے کا ایک بہانہ تھا۔ بہر حال اس میں بھی بڑا اچھا طبقہ شامل ہوا اور (دین حق) کی خوبصورت تعلیم کا یہ سب لوگ بڑا نیک اثر لے کر گئے۔

اسی طرح وہاں جامعہ احمدیہ جرمنی کی نئی عمارت بھی بنی ہے۔ یہ کیونکہ جامعہ کی باقاعدہ عمارت بنائی گئی ہے جس میں بڑے سائز کے باقاعدہ کلاس روم، اسمبلی ہال، ہوسٹل، اُس میں کچن، ڈائننگ وغیرہ، سارا کچھ ہے۔ بڑا وسیع انتظام ہے اور یہ بڑی خوبصورت عمارت بنائی گئی ہے۔ بہر حال یہاں بھی اچھے پڑھے لکھے لوگ، پریس، سیاستدان وغیرہ آئے ہوئے تھے۔ یہاں بھی اُن لوگوں کے سامنے تو نہیں بلکہ طلباء کو جو نصیحت کر رہا تھا، اُسی میں (دین حق) کی تعلیم آ گئی جس کو اُن لوگوں نے سمجھا اور پسند کیا۔

پھر دو (بیوت) کا وہاں افتتاح بھی ہوا۔ یہاں بھی شہر کے لوکل میئر اور پڑھے لکھے لوگ آئے ہوئے تھے اور محبت اور بھائی چارے کا اظہار کرتے رہے۔

ایک جگہ جب افتتاح ہوا تو وہاں ہمسایوں میں سے ایک جوڑا آیا ہوا تھا۔ وہ تھوڑی دیر کے بعد میرے پاس آئے اور یہ کہا کہ ہم آپ کو تحفہ دینا چاہتے ہیں۔ تحفہ دیا اور ساتھ ہی کہا کہ ہم اپنی نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہیں اور (بیت) کی مبارکباد دی۔ اُس وقت فنکشن میں میئر صاحب وہاں موجود تھے اور میرے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ کہنے لگے کہ اس علاقے میں جب (بیت) بن رہی تھی تو سب سے زیادہ مخالفت کرنے والا یہی گھر تھا جو یہ کہتے تھے کہ یہاں (بیت) بن گئی تو فتنہ و فساد کا گڑھ بن جائے گا کیونکہ (-) ایسے ہی ہیں۔ لیکن بہر حال کونسل نے بھی، باقی ہمسایوں نے بھی ان کی اس فکر کو ردّ کر دیا اور (بیت) بن گئی۔ اس عرصہ میں احمدیوں نے بھی ان سے رابطے کئے اور ان کو (بیت) کی، احمدیت کی صحیح تعلیم کے بارے میں بتایا تو ان کے رویّوں میں تبدیلی آنی شروع ہوئی اور افتتاح کے موقع پر جب مَیں نے احمدیوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی کہ (بیت) بننے کے بعد احمدی کی کیا ذمہ داریاں ہیں اور (دین حق) کی خوبصورت تعلیم بیان کی تو ان میں مزید ایک اور تبدیلی پیدا ہوئی۔ ان لوگوں میں بڑا ادب اور احترام تھا۔ جو مخالف تھے اُن کے دل پگھلتے دیکھے۔

بہر حال ان مختلف مواقع پر وہاں جو فنکشن ہوئے، ان کے بارہ میں غیروں کے جو تاثرات ہیں وہ مَیں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ بعض نے میرے متعلق بھی اظہار کیا ہے۔ مَیں نے کوشش یہی کی ہے کہ جہاں تک مَیں اپنی باتوں کو نکال سکتا ہوں تو نکال دوں لیکن بعض جگہ ذکر آ بھی جائے گا۔ لیکن مجھے پتہ ہے کہ جو باتیں مَیں نے کیں وہ (دین حق) کا پیغام ہے۔ اگر اثر ہے تو (دین حق) کے پیغام کا ہے نہ کہ میری ذات کا۔ بہر حال حضرت مسیح موعود کی نمائندگی میں جو بات مَیں کہوں گا اُس کا اثر ہو گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود سے وعدہ ہے۔

پہلا ایک تبصرہ یہ ہے کہ وہاں ایک بشپ آئے ہوئے تھے جو پریس کانفرنس میں بھی آ گئے اور انہوں نے سوال بھی کر دیا۔ ڈاکٹر ایمن ہاورڈ (Bishop Dr Amen Howard) جنیوا سوئٹزرلینڈ سے آئے تھے۔ انٹر فیتھ انٹرنیشنل کے نمائندے ہیں۔ یہ رفاہی تنظیم فیڈ اے فیملی (Feed a Family) کے بانی صدر بھی ہیں۔ ان کو دعوت نامہ دیا گیا تھا۔ ایک دن پہلے یہ برف میں پھسل گئے تھے اور ان کی آنکھ بھی سوج گئی تھی۔ کافی چوٹ لگی تھی لیکن پھر بھی انہوں نے کہا کہ اس فنکشن میں مَیں نے ضرور شامل ہونا ہے۔ انہوں نے برسلز کا سفر اختیار کیا۔ وہ لکھتے ہیں کہ یہ جو تقریر ہوئی، اس کے جو الفاظ تھے اُن کا جادو کا سا اثر تھا۔ پھر میرے بارے میں لکھتے ہیں کہ لہجہ دھیما تھا لیکن منہ سے نکلنے والے الفاظ اپنے اندر غیر معمولی طاقت اور شوکت رکھتے ہیں۔ اس طرح کا جرأت مند انسان مَیں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھا۔ بہر حال یہ وہ الفاظ تھے جو (دین حق) کی خوبیاں سن کر انہوں نے کہے۔

پھر سوئٹزرلینڈ سے آئے ہوئے جاپانی بدھ ازم کے نمائندے جارج کوہو میلو (Jorge Koho Mello) نے، جو راہب بھی ہیں، اپنے ساتھیوں کو جو اُن کو لے کر آئے تھے کہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ نے اس اہم لیکچر میں شامل ہونے کے لئے مجھے دعوت دی اور اس میں شامل ہونا اور خلیفہ سے ملنا میرے لئے ایک بہت بڑی سعادت ہے اور میرے قیمتی لمحات ہیں جن کو مَیں کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ یہاں مجھے دوسرے ممالک کے اہل علم لوگوں سے ملنے کا بھی موقع ملا جس کے لئے مَیں مشکور ہوں۔

آنریبل Fouad Ahidar ممبر بیلجیئم نیشنل پارلیمنٹ نے برملا اس بات کا اظہار بھی کیا۔ (یہ ہمارے پرانے واقف بھی ہیں، بلکہ ایک رات پہلے مجھے ملے تھے تو مَیں نے ان کو کہا تھا کہ اب کافی پرانی واقفیت ہو چکی ہے۔ اب آپ کو بیعت کر لینی چاہئے) بہر حال یہ مسلمان ہیں، مراکو وغیرہ کہیں سے ان کا تعلق ہے۔ کافی عرصے سے وہاں رہ رہے ہیں یا شاید ان کے والدین یہاں آئے تھے۔ اور اس وقت یہ اچھے سیاستدان، منجھے ہوئے سیاستدان بھی ہیں اور ممبر آف پارلیمنٹ بھی ہیں) کہتے ہیں کہ میرا جو خطاب تھا، یہ خطاب پارلیمنٹ میں صرف میرے لئے ہی نہیں تھا بلکہ تمام...... کے لئے فخر کی بات ہے کیونکہ خلیفہ نے ہمارے سر بلند کر دیئے ہیں۔ اس سے پہلے جو...... کی بات ہمارے سامنے کرتا تھا، ہم سر جھکا لیا کرتے تھے کیونکہ صحیح تعلیم نہیں تھی، آج ہمیں...... کی صحیح تعلیم کا پتہ لگا ہے۔

پھر وزارتِ داخلہ بیلجیئم کے نمائندے Jona Than Debeer (جوناتھن دیبیر) نے کہا کہ خلیفہ کے خطاب نے ہم سب کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ ہم نے اس سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ یہ خطاب ہم سب کے لئے انسپائرنگ (Inspiring) ہے۔

پھر ممبر آف پارلیمنٹ مسٹر ماس (Mr Mass) کہتے ہیں کہ خلیفہ نے دنیا کے لئے جو امن کا پیغام دیا ہے، اور ہماری رہنمائی کی اس کے لئے ہم اُن کے بیحد شکرگزار ہیں۔

پھر ایک اور ممبر پارلیمنٹ مسٹر گاڈفرے بلوم (Mr Godfrey Bloom) نے کہا کہ خلیفہ کے خطاب نے ہمیں روشنی عطا کی ہے۔ میں اپنے سب ساتھیوں کی طرف سے اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

پھر ناروے سے ایک ممبر پارلیمنٹ جو کرسچن ڈیموکریٹک پارٹی کے صوبائی سیکرٹری بھی ہیں، آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے بھی ان باتوں کا اظہار کیا۔

پھر حکومتِ فرانس کی جانب سے وزارتِ داخلہ اور وزارتِ خارجہ کے نمائندے مسٹر ایرک بھی شامل ہوئے۔ انہوں نے خطاب کے تمام اہم پوائنٹس نوٹ کئے اور کہا کہ خطاب میں فرانس کے لئے بہت رہنمائی ہے۔ میں واپس جا کر اپنی منسٹری میں رپورٹ کروں گا۔

فرانس یورپ میں ایسا ملک ہے جہاں سب سے زیادہ مسلمانوں کے خلاف آوازیں اُٹھتی رہتی ہیں اور یہ صحیح تعلیم جو اُن کے سامنے پیش کی گئی تو بہر حال وہ متاثر ہوئے۔

پھر روسیو لوپیز (Rocio Lopez) صاحبہ جو سپین کی پارلیمنٹ کی ممبر ہیں، سپین سے اس تقریب میں شرکت کے لئے آئی تھیں اور طلیطلہ (Toledo) صوبے کی ہیں۔ کہتی ہیں کہ اس

تقریب نے دوستی اور بھائی چارے کے اثرات چھوڑے ہیں۔ برسلز کے اس پروگرام نے ایک متحرک جماعت کا علم دیا جو مسلسل تعمیری کاموں میں مصروف ہے۔ مرزا مسرور احمد کی قیادت میں ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' جیسے ماٹو کے تحت مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے احمدی باہم مل جل گئے۔ دنیا جو اپنے نشہ میں دھت چلی جارہی ہے اور جہاں امن اور محبت کا پیغام انتہائی اہم ہے، ایسی دنیا میں آپ لوگوں کے بارے میں جاننا ایک اعزاز کی بات ہے۔ پھر کہتی ہیں میں آپ کے تصورات کی کامل تائید کرتی ہوں۔ عالمی انسانی حقوق کی بحالی اور دنیا میں امن کے قیام کی تمام باتوں سے اتفاق کرتی ہوں۔ میں ہمیشہ مذہب کی بنیاد پر مظالم کی مذمت کرتی رہوں گی۔

پھر سپین سے ہی جوسماریا الونسو (Jose Maria Alonso) اور میڈرڈ میں پاپولر پارٹی کی نمائندہ رکن اسمبلی ہیں۔ ان کا تعلق کنٹابریہ (Cantabria) سپین سے ہے۔ پہلے تو مجھے ملنے کے بعد تأثرات کا اظہار کیا۔ پھر کہتی ہیں کہ باقی تمام احمدیوں سے مل کر بھی میرے وہی جذبات ہیں جو خلیفہ سے مل کر تھے۔ یہ تمام جماعت بہت مہمان نواز اور پُرامن ہے۔ اور خلیفہ کے مطابق مذاہب کا مقصد بنی نوع انسان کے مابین مصائب بڑھانا نہیں بلکہ محبت بڑھانا ہے۔

سینٹیاگو کٹالہ (Santiago Catala) صاحب جو کہ کوئنسا یا کوئنکا یونیورسٹی Cuenca University میں لاء (Law) پروفیسر ہیں۔ بہت سی کتابیں لکھ چکے ہیں جن میں 'Islam In Valencia' اور 'Islamic Jurisprudence' شامل ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ میرے الفاظ خلیفہ تک پہنچائیں اور اُن تمام لوگوں تک بھی جن سے عشائیہ پر ملاقات ہوئی اور ان سپینش احباب تک بھی جو ہمارے ساتھ موجود تھے۔ انہیں میری طرف سے شکریہ کے جذبات پہنچائیں۔ میں آپ سب سے مل کر خدا کا شکر ادا کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں خدا ہمیں مزید ملنے کے مواقع فراہم کرے گا۔ پھر کہتے ہیں خدا آپ پر بہت مہربان ہے اور مَیں بھی خدا کے نام پر آپ کے لئے بھلائی چاہتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ آپ کو خدا دولت اور امن عطا کرے۔ کہتے ہیں مَیں مذہبی شخص ہوں اور بعض روحانی تجربات رکھتا ہوں۔ ایک عرصے سے مَیں نے ایسا مذہبی ماحول نہیں دیکھا تھا۔ ہم جانتے ہیں کہ روحانی شخص وہ ہوتا ہے جو سیدھی راہ پر ہو، وہ خدا کے ساتھ ہو اور خدا اُس کے ساتھ ہو۔

پھر سپین سے ایک وکیل عورت تھیں وہ شامل ہوئیں۔ واپس جا کر انہوں نے جو پیغام بھیجا یہ ہے کہ سپین سے آنے والے ایک احمدی دوست قمر صاحب نے کہا تھا (یہ اُن کے ساتھ آئی تھیں) کہ یہ دن بے مثال ہوں گے اور یقیناً وہ غلط نہ تھے۔ مجھے امید ہے کہ خدا نے چاہا تو ان دنوں میں جو آپ کی جماعت نے کام کئے ہیں وہ ضرور رنگ لائیں گے۔

سپین بھی ایسا ملک ہے جہاں ایک زمانے میں تو اسلام تھا اور اب وہاں اسلام کے لئے اتنی شدید دشمنی ہے، نفرت ہے، جس کی کوئی انتہا نہیں۔ بعض علاقوں میں تو بہت حد سے بڑھی ہوئی ہے۔

پھر مالٹا (Malta) سے (مالٹا (Malta) ملک کا نام ہے) پروفیسر آرنلڈ کاسولہ (Prof. Arnold Cassola) صاحب بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ یونیورسٹی آف مالٹا میں بطور پروفیسر کام کر رہے ہیں۔ مالٹی لٹریچر پڑھاتے ہیں۔ یہ تیس سے زائد کتابوں کے مصنف ہیں۔ مالٹا کی تیسری سیاسی جماعت مالٹا گرین پارٹی کے (Co- Founder) ہیں۔ کئی سال تک گرین پارٹی کے سربراہ رہے۔ ان کو اٹالین پارلیمنٹ میں بھی ممبر آف پارلیمنٹ رہنے کا اعزاز حاصل ہے۔ اپنا تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''کانفرنس کا انتظام نہایت اعلیٰ تھا۔ کہیں کسی قسم کی کمی نظر نہیں آئی۔ جماعت احمدیہ کا عالمی بھائی چارے کا تصور اور ماٹو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' ایک نہایت اہمیت کا حامل تصور ہے جو تمام انسانیت کو اکٹھا کر دیتا ہے اور ہر قسم کی نسلی اور مذہبی تفریق کو الگ کر کے انسان کو یکجا کرنے کی ضمانت دیتا ہے۔ خلیفہ کی تقریر عالمی امن کے قیام کی جدوجہد کی واضح عکاسی کرتی ہے۔ درحقیقت جماعت احمدیہ دنیا کے تمام لوگوں کے لئے جو امن اور رواداری کی تلاش میں ہیں مذاکرات کا ایک اہم پلیٹ فارم مہیا کر رہی ہے یہاں تک کہ سیاسی سطح پر بھی وہ اس معاملہ کو خوب اچھی طرح سے پیش کر رہی ہے۔

پھر دوسرے مہمان جو مالٹا سے آئے ہوئے تھے، اوان بارتولو (Ivan Bartolo) صاحب، ان کا تعلق میڈیا سے ہے۔ وہ ٹی وی کے پروگراموں کے پروڈیوسر بھی ہیں، ان کو جماعت سے اس طرح تعارف ہوا تھا کہ لیف لیٹ سکیم جو شروع کی گئی ہے، اس کے تحت جب وہاں لیف لیٹ (Leaflet) تقسیم کئے گئے تو جب ان کو لیف لیٹ ملا تو اس پر بڑے متأثر ہوئے اور انہوں نے خود جماعت سے رابطہ کیا۔ اور پھر یہ تعلقات بڑھتے گئے۔ وہ کہتے ہیں کہ امن کے قیام کے لئے آپ کی گراں قدر خدمات ہیں جس کا مَیں بڑا مداح ہوں اور پھر میرے بارے میں کہتے ہیں کہ جو کچھ اُن کے متعلق پڑھا تھا اُس سے کہیں زیادہ اُن کو پایا۔ آپ کا پیغام دائمی ہے۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ آپ کا پیغام صحیح لوگوں تک پہنچا ہے۔ آپ کی کوششوں، امن اور عالمی بھائی چارے کے لئے آپ کے مشن اور جدوجہد سے بہت متأثر ہوا ہوں۔ اور پھر انہوں نے اپنے ایک ساتھی کا واقعہ سنایا ہے جو وہیں بیلجیئم میں، برسلز میں اُن کو ملی تھیں کہ جب اُس کو بتایا کہ مَیں اس لئے آیا ہوں کہ یہاں ایک پروگرام ہے تو اُس نے کہا کہ یورپین پارلیمنٹ کے پروگرام عموماً اتنے آرگنائز نہیں ہوتے۔ تو انہوں نے کہا کہ نہیں یہ جماعت احمدیہ کا پروگرام ہے۔ اس پر وہ عورت کہنے لگی ہاں اُن کو مَیں جانتی ہوں۔ اُن کے پروگرام ہمیشہ بڑے آرگنائز ہوتے ہیں۔

پھر Mr Christian Mirre جو چرچ آف سائنٹالوجی یورپ کے ممبر ہیں، نے اپنے خیال میں کہا کہ ایک بہت اہم میٹنگ تھی۔ خلیفہ نے اپنے خطاب میں ہم سب کو یہ پیغام دیا ہے کہ ہم سب مل کر امن کے لئے کام کریں اور آپس کی نفرتوں کو دور کریں۔ اُن کا پیغام حکمت سے پُر تھا اور اب عالم انسانیت کے بہتر مستقبل کی ضمانت اسی پیغام پر عمل کرنے میں ہے۔

پھر فرانس کے ایک علاقہ Mont Le Jolie کی نائب میئر بھی اس پروگرام میں شامل ہوئیں۔ کہنے لگیں یہ خطاب مجھے بہت پسند آیا۔ انہوں نے ایک بڑا عظیم خطاب کیا اور ساری باتیں صاف صاف بیان کر دیں۔

فرانس کی ایک یونیورسٹی کے پروفیسر Mr. Marco Tiani بھی اس تقریب میں شامل ہوئے وہ کہتے ہیں کہ بہت خوش قسمت ہوں کہ خلیفہ کی سربراہی میں یورپین پارلیمنٹ میں ہونے والے اجلاس میں شامل ہونے کا موقع ملا۔ میرے لئے بہت عزت اور برکت کا باعث تھا کہ میں ایک حقیقی امن والے انسانی حقوق کے لیڈر اور مذہبی آزادی کے ایک حقیقی علمبردار کی موجودگی میں وہاں موجود تھا۔ میرے لئے یہ ایک فخر کی بات ہے کہ میں ایک ایسے شخص سے ملا جو امن اور باہمی تعلقات کا ایک عظیم لیڈر ہے۔ 'محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں' کا نعرہ سب سے طاقتور اور امن کی ضمانت دینے والا ہے۔ اس نعرہ نے مجھے بہت متأثر کیا ہے۔ تمام شامل ہونے والوں کو بہت عزت ملی۔ لوگ اتنی تعداد میں تھے کہ باہر بھی کھڑے تھے۔

پھر نن سپیٹ کے سابق میئر کے تأثرات یہ ہیں کہ پہلے تو انہوں نے بلانے پر شکریہ ادا کیا ہے۔ پھر یہ کہا کہ مَیں پروگرام سے بہت متأثر ہوا (میاں بیوی دونوں آئے ہوئے تھے، یہ دونوں کے تأثرات ہیں)۔ اس قسم کی تقریب منعقد کرنا آجکل دنیا میں ہونے والے ظلم اور شدت پسندی کا بہترین جواب تھا۔ پھر کہتے ہیں کہ یہ موضوع یعنی امن یورپین پارلیمنٹ کے سیاسی ایجنڈا کا بھی حصہ ہے۔ اور امید ہے اس پہلو کو آئندہ بھی توجہ ملتی رہے گی۔ بہرحال اس تقریب کی وجہ سے اس تقریب میں شاملین، سامعین اور قارئین کا حوصلہ بلند ہوا ہے۔

Mr. Charles Tannock , MEP نے کہا کہ احمدیہ (-) کمیونٹی عالمی سطح پر امن کا پیغام پھیلا رہی ہے اور شدت پسندی کے خلاف لڑ رہی ہے۔ یہاں آنے سے قبل ایک کامیاب پریس کانفرنس کا بھی انعقاد کیا گیا تھا۔ (اس فنکشن سے آدھا گھنٹہ پہلے ایک پریس کانفرنس بھی تھی) وہاں پر جس انداز سے سوال و جواب ہوئے اُس سے میں ذاتی طور پر بہت متأثر ہوا ہوں۔ (مومنوں) کے رہنما سے اس قسم کے پیغام کی دنیا کو ضرورت ہے۔ یہ امن کا پیغام دراصل ہمارے اپنے دلوں کی آواز ہے جن کا تعلق (دین حق) سے نہیں بلکہ دیگر مذاہب سے بھی ہے۔

انہوں نے کہا کہ احمدیہ(-) جماعت روز بروز ترقی کی منزلیں طے کر رہی ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ ان کی ہر براعظم میں شاخیں ہیں۔ احمدیہ کمیونٹی کی تعلیمات کو بہت کم لوگ جانتے ہیں لیکن ہمارا فرض بنتا ہے کہ اس کمیونٹی کے بنیادی پیغام کو یورپ میں پھیلائیں جو کہ 'محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں' پر مشتمل ہے۔ یہ امن کا پیغام ہے اور یہ امن صرف (-) کے بیچ نہیں بلکہ دنیا میں موجود تمام مذاہب کے درمیان امن کا پیغام ہے۔

پھر کہتے ہیں کہ آجکل جماعت احمدیہ دنیا کیلئے امن اور برداشت کی ایک اعلیٰ مثال ہے۔ جبکہ دوسری طرف مذہبی انتہا پسندی اور شدت پسندی، امن اور انسانی حقوق دونوں کے لئے خطرہ بن چکی ہے۔ یہ مذہبی انتہا پسندی پھر عالمی سطح پر ہونے والی دہشتگردی کے ساتھ جڑ جاتی ہے۔

پھر کہتے ہیں کہ (-) کو خود اس انتہا پسندی کا جواب دینے کی ضرورت ہے جیسا کہ جماعت احمدیہ اس انتہا پسندی کا جواب دے رہی ہے۔ پھر انہوں نے خطاب (ایڈریس) پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے متأثر کن اور وسیع المعنی خطاب پر بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے اپنے خطاب میں مختلف پہلوؤں کا ذکر کیا۔ آپ نے امن اور برداشت کے متعلق (دین حق) کی حقیقی تعلیمات سے آگاہ کیا۔ یہ بھی ذکر کیا کہ ترقی یافتہ ممالک کو غریب اقوام اور پسماندہ ممالک کی مدد کرنی چاہئے۔ نیز اُن ذمہ داریوں کا بھی ذکر کیا جو کہ مغرب اور بالخصوص یورپی یونین کے ممالک پر عائد ہوتی ہیں اور جو کہ اُنہیں فکر کے ساتھ اور ہمدردی کے ساتھ ادا کرنی چاہئیں۔ اور مجھے اس بات پر بھی حیرانی ہے کہ آپ نے نڈر ہو کر اور جرأت مندانہ طور پر امیگریشن کے حوالہ سے پیش آنے والے مسائل کا اپنے خطاب میں ذکر کیا ہے۔ بطور ایک سیاستدان ہونے کے مَیں جانتا ہوں کہ یہ ہمارے ملک کا اہم مسئلہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگی رکھنا، ایک دوسرے کے لئے برداشت پیدا کرنا آج کا اہم ترین پیغام تھا جس کو ساتھ لے کر ہمیں یہاں سے رخصت ہونا چاہئے۔

اسٹونیا سے تعلق رکھنے والے ممبر آف یورپین پارلیمنٹ Mr.Tunne Kelam اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہیں کہ آپ کی جماعت شدت پسندی اور ظلم کو یکسر رد کرتی ہے جو کہ آج کل کی دنیا میں دن بدن پھیل رہا ہے۔ مختلف مذاہب اور عقائد کو اکٹھا کرنے کیلئے آپ کا نمونہ نہ صرف نظریاتی اعتبار سے بلکہ عملی طور پر بھی بہت اہم ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج ہمارے پاس اچھا موقع ہے کہ ہم اس پیغام کو پھیلانے پر زور دیں۔ مجھے خوشی ہے کہ یورپین پارلیمنٹیریز بھی اس پیغام کا حصہ بن رہے ہیں۔

پھر Claude Moraes (MEP) ممبر یورپین پارلیمنٹ نے کہا کہ بالعموم یورپین پارلیمنٹ کی ہونے والی میٹنگز میں حاضرین کی اتنی تعداد نہیں ہوتی جتنی آج یہاں پر نظر آرہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آجکل دنیا کے حالات اس طرف جارہے ہیں کہ ہمیں احمدیہ جماعت کے امن اور آشتی کے نظریات کو اپنانے کی ضرورت ہے۔ ایک دوسرے کیلئے برداشت پیدا کرنے اور ایک دوسرے کی عزت کرنے کی شدید ضرورت ہے۔ یہ نظریات صرف کتابی باتیں نہیں ہیں بلکہ آجکل کے دور میں ان پر عمل کرنا انتہائی ضروری ہو گیا ہے۔ انہوں نے میرے بارے میں کہا کہ اُن کا یہاں آنا اس بات کی علامت ہے کہ لوگ ایک دوسرے کے متعلق جاننا چاہتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ احمدیہ جماعت کو مزید سمجھنے کی ضرورت ہے۔ ان کے امن اور ایک دوسرے کے لئے برداشت کے متعلق نظریات اور پیغام کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ مذہب وملّت کی تفریق کے بغیر انسانیت کی خدمت کرنا بھی اس جماعت کا خاصہ ہے۔ ان سب باتوں کو مزید سمجھنے کی ضرورت ہے۔

وہاں جو مختلف پریس والے آئے ہوئے تھے، اس میں بی بی سی نیوز فیتھ میٹرز، سپینش میڈیا اکویو یورپا (Aqui Europa)، پھر تیسرے مالٹا کا فیورٹ چینل تھا۔ جیو ٹی وی اور ڈیلی جنگ کے نمائندے تھے۔ پیرس کے 'لی میگزین' کے نمائندے تھے۔ المنار ریڈیو بیلجیئم تھا۔ ٹرکش میڈیا اب ھبر (Abhaber) تھا۔ فرنچ اکیڈیمک ریسرچر۔ اونر آف جسٹس فرسٹ آف دی ورلڈ۔ پکار نیوز یوکے۔ اسی طرح ہیں ایسوسی ایٹڈ (Associated) پریس پاکستان۔ اور پھر اس کے علاوہ یورپین پارلیمنٹ کے آفیشل فوٹو گرافر، بیلجیئم کے ٹی وی اور ریڈیو کے نمائندگان اور بعض دیگر ممالک سے تعلق رکھنے والے میڈیا کے نمائندے بھی وہاں موجود تھے۔ سی این این نے بھی ایک حصہ کا حوالہ دے کر اپنی ویب سائٹ پر اُس کے اوپر لکھا تھا Quote of the day۔ اُس کو حوالہ پسند آیا تھا۔ اس میں ایک ہونے کا ذکر تھا۔

جرمنی کے نیشنل ممبر آف پارلیمنٹ اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ خطاب انتہائی متأثر کن تھا۔ اس نے ہم پر گہرا اثر کیا ہے۔ میرا خیال ہے انہوں نے یہ ہیمبرگ میں کہا تھا۔ لیکن بہرحال میرے متعلق کہتے ہیں کہ جس طرح انہوں نے برٹش پارلیمنٹ اور امریکن کیپٹل ہل میں خطاب کئے ہیں، اسی طرح اب میں نے کوشش کرنی ہے کہ خلیفہ کا برلن میں جرمن پارلیمنٹ سے بھی خطاب ہو۔

Hakan Temirel ممبر صوبائی اسمبلی ہیمبرگ نے اس دن اُن کو مَیں نے وہاں جو باتیں بتائی تھیں، کہا کہ آج جو ہماری رہنمائی کی ہے، اس رہنمائی کی پوری اسلامی دنیا کو ضرورت ہے۔

اب یہ یورپین پارلیمنٹ سے آگے ہیمبرگ کے فنکشن کا ذکر چل رہا ہے۔ یہ اگلے دن ہی تھا۔ منگل کو یورپین پارلیمنٹ میں تھا، بدھ کو ہیمبرگ میں۔ ہیمبرگ میں ہی انٹیگریشن آفیسر (Integration Officer) کسی احمدی دوست کو اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ کے خلیفہ نے (دین حق) کی تعلیم کو انتہائی عمدہ اور خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے جس سے بعض غلط فہمیوں کا ازالہ ہو گیا ہے۔ مجھے اس پروگرام میں شامل ہو کر بہت خوشی ہوئی ہے اور (دین حق) کی اصل تعلیم کا پتہ چلا ہے۔ اب ہم جماعت کے نمائندگان کو اپنے پروگراموں میں بلائیں گے تاکہ آپ لوگ وہاں آکر (دین حق) کی تعلیم پیش کریں۔

ہیمبرگ کے علاقہ ہاربرگ (Harburg) کی کونسل کے ایک نمائندے نے کہا کہ جس طرح وہ الفاظ کی ادائیگی کر رہے تھے، وہ دلوں میں اتر رہے تھے، ایسا تو ہمارے مذہب کا کوئی بھی نمائندہ نہیں کر سکتا۔ پھر کہا خلیفہ نے جس طرح خاص طور پر (دین حق) کا تصور پیش کیا ہے، اسلام کی یہ حسین تعلیم پیش کی ہے کہ جس ملک میں رہتے ہو اس سے محبت کرنی چاہئے، یہ میرے لئے (دین حق) کی ایک نئی تصویر ہے۔ ایک خاتون نے اب یہ ذاتی میرے بارے میں تاثر دیا ہے (مَیں اسے چھوڑتا ہوں۔) پھر انٹیگریشن کے حکومتی ادارے سے تعلق رکھنے والی دو آفیسر خاتون آئیں ہوئی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے سارے ڈر اور خوف دور ہو گئے ہیں۔ خلیفہ نے اپنی تقریر کے اندر ہمارے سارے خوف دور کر دیئے ہیں۔ (-) کو ایسے ہی خیالات رکھنے چاہئیں۔ (دین حق) کی تعلیم تو بہت پُرامن ہے، جو خوف سوسائٹی میں ہمیں نظر آرہا تھا وہ اب دور ہو گیا ہے۔

ہیمبرگ کے ایک علاقے میں حکومتی وفاقی دفاتر کے Head اپنی اہلیہ کے ساتھ آئے ہوئے تھے، وہ کہتے ہیں کہ ہم نے تو ایسا محسوس کیا جس طرح شہد کی مکھیاں ہوتی ہیں اور اُن کی ایک ملکہ ہوتی ہے۔ ساری مکھیاں اپنی ملکہ کے گرد گھومتی ہیں اور اس کے لئے اپنی جان دیتی ہیں۔ اسی طرح آپ کی ساری جماعت اپنے خلیفہ کے گرد کام کرتی ہے اور خلیفہ پر اپنی جان دیتی ہے اور کامل اطاعت کرتی ہے۔ تو یہ نظارے بھی غیروں کو نظر آتے ہیں اور لکھا کہ اس دوران خلیفہ کی بھی صورتحال شہد کی ملکہ کی طرح ہے۔ اور اس کا ذکر کیا کہ جماعت کس طرح اپنے خلیفہ کا احترام کرتی ہے۔

وہاں کچھ پریس کے لوگ بھی آئے ہوئے تھے جن کا خطاب سے پہلے تو کوئی پروگرام نہیں تھا۔ صرف جرمنی کے امیر صاحب کا انٹرویو لینا تھا۔ لیکن پھر انہوں نے میرا کہا کہ اُن سے بھی ہم نے انٹرویو لینا ہے۔ سوال جواب کرنے ہیں۔ جب مجھے انہوں نے کہا تو مَیں نے کہا ٹھیک ہے فنکشن کے بعد کر لیں۔ اُس فنکشن کے بعد جب مَیں نے کہا کہ کہاں ہیں، اُن کو بلاؤ۔ تو کہتے ہیں انہوں نے اب یہ کہا ہے کہ جو کچھ ہم نے سوال کرنے تھے، جو شبہات اور تحفظات ہمارے ذہن میں تھے، وہ تو اس ایڈریس سے دور ہو گئے ہیں۔ اس لئے اب اس کی مزید ضرورت نہیں ہے۔ تو (دین حق) کے بارے میں خوبصورت تعلیم ان کو جب پتہ لگتی ہے تو پھر ان کی آنکھیں کھلتی ہیں کہ (دین حق) کیا چیز ہے۔

اسلامک کمیونٹی بورڈ کی ایک خاتون ممبر بھی آئی ہوئی تھیں۔ یہ میرا خیال ہے غالباً عرب ہیں۔ یہ یونیورسٹی میں اسلامک ریسرچ پر کام کرتی ہیں۔ جماعت کے بارے میں پہلے کافی مخالف تھیں اور احمدیوں کے خلاف باتیں بھی کرتی تھیں۔ پھر کچھ عرصے سے اُن کا رویہ تبدیل ہو گیا۔ وہاں یونیورسٹی میں ہمارے ایک مصری پروفیسر بھی ہیں، وہ جماعت سے کافی قریب ہیں، ہوسکتا ہے کہ اُن کی وجہ سے بھی (رویّہ) تبدیل ہوا ہو۔ بہر حال کہنے لگیں کہ ہمارے سارے خدشات دور ہو گئے ہیں۔ آپ کے خلیفہ کوئی عام آدمی نہیں ہیں۔ بہت بڑے روحانی لیڈر ہیں۔ ذہین انسان ہیں۔ کہنے لگی کہ میں نے خلیفہ کو چلتے ہوئے دیکھا، بولتے ہوئے دیکھا، نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ مَیں سوچا کرتی تھی کہ (-) کا کوئی ایسا لیڈر ہو۔ آج میں نے وہ لیڈر اپنی زندگی میں دیکھ لیا ہے۔ پس یہ ہے حضرت مسیح موعود کی خلافت کی برکت۔ یعنی ان سب خیالات کے باوجود انہوں نے جو کچھ دیکھا، وہیں سوئی ان کی اڑی رہے گی، قبول نہیں کریں گے۔

ہیمبرگ شہر کے پریذیڈنٹ آف پولیس اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ وہ صوبے کا ہی پورا انچارج ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ خطاب میں (دین حق) کی جو امن کی تعلیم بیان کی ہے اگر اس پر ہم سب عمل کرنے والے ہوں تو پھر ہم پولیس والوں کی ضرورت ہی نہ رہے۔

ہیمبرگ کا جو پروگرام تھا اس کو بھی بڑی وسیع کوریج ملی ہے۔ ہیمبرگ ابینڈ بلاٹ (Hamburger Abendblatt) اخبار ہے جس کو پڑھنے والے پانچ لاکھ ستاون ہزار ہیں، اُس نے اس خبر کو دیا۔ پھر ایک اور اخبار 'بِلڈ' (Bild) ہے جس کو پڑھنے والے سات لاکھ اکتیس ہزار افراد ہیں۔ پھر ایک اخبار ہے جس کی ایک لاکھ سرکولیشن ہے۔ 'ویلٹ کمپکٹ' (Welt Kompakt)، پھر اخبار 'این ڈی آر ایکچو ال' (NDR Aktuell) اس کی چار لاکھ کی سرکولیشن ہے، لوگ پڑھتے ہیں۔ اور اسی طرح مختلف اخباروں نے ہیمبرگ کی (بیت الذکر) کی اس رینوویشن (Renovation) کے افتتاح کا اور اس ایڈریس کا ذکر کیا۔

صوبہ ہیسن کی جو پارلیمنٹ ہے، اُس کے اپوزیشن لیڈر نے بھی وہاں پارلیمنٹ میں ملاقات کے لئے بلایا تھا تو وہ کہنے لگا کہ اسلامی دنیا میں جو تبدیلیاں ہو رہی ہیں، خاص طور پر عرب ممالک میں، اس کو آپ کس نظر سے دیکھتے ہیں کیونکہ آجکل ہمارے ہاں اس کی بڑی بحث چل رہی ہے۔ ان لوگوں سے مدد بھی وہاں جاتی ہے اور یہی لوگ وہاں جو کچھ بھی ہو رہا ہے اس کے ذمہ دار بھی ہیں۔ تو مَیں نے ان کو یہ کہا کہ جو عرب دنیا کی صورتحال ہے یہ کوئی راتوں رات پیدا نہیں ہو گئی۔ عرب دنیا کی یہی لیڈر شپ تھی جو آج سے دس بیس سال پہلے بھی تھی۔ انہی خیالات کے حامل تھے۔ اُس وقت بڑی طاقتوں نے اس طرف توجہ نہیں دی کیونکہ اپنی ترجیحات اور مفادات تھے۔ اور نہ ہی وہاں کے لوکل عوام کی توجہ پیدا ہوئی کیونکہ ان کو بھی بھڑکانے والے باہر کے لوگ ہیں۔ یہی لیڈر شپ تھی جو پہلے بھی کرپٹ تھی یا اپنے عوام کے ساتھ صحیح سلوک نہیں کر رہی تھی۔ لیکن مغربی طاقتوں نے یا اُن ایجنسیز نے جو ان ملکوں کو ایڈ (Aid) دیتی تھیں، ان کے ساتھ رابطہ رکھا۔ اصل چیز یہ ہے کہ جب تک بڑی طاقتوں نے لیڈر شپ کو اپنے زیرِ اثر رکھا، لیڈر شپ نے ان کی بات مانی تو اُس وقت تک وہاں کوئی ایسا فساد نہیں تھا، کوئی فکر نہیں تھی۔ لیکن جب وہ لیڈر شپ ان کے قابل نہیں رہی تو انہوں نے وہاں ایک انقلاب لانے کی کوشش کی۔ مَیں نے ان کو کہا کہ اگر مغربی حکومتیں چاہتی ہیں کہ ان ممالک میں امن ہو تو وہ پھر وہاں خالص جمہوریت لے کے آئیں۔ کیونکہ آپ لوگ جمہوریت کا ہی زیادہ شور مچاتے ہیں ناں کہ جمہوریت ہونی چاہئے۔ نہ یہ کہ کسی خاص شخص کو پسند کر کے ایک لمبا عرصہ اُس کی سپورٹ کرتے رہیں اور پھر جب وہ حد سے بڑھ جائے، ڈکٹیٹر بن جائے تو پھر اُس کے خلاف کارروائی کی جائے۔ تو یہ ڈکٹیٹر بنانے والے بھی آپ لوگ ہی ہیں۔ اور پھر یہ بھی ہے کہ ترقی کے جس معیار تک وہ ملک پہنچ چکا ہوتا ہے، جب پسند نہیں رہتا تو پھر اُس کا اتنا بُرا حال کرتے ہیں کہ بالکل مفلوج ہو کر رہ جاتا ہے۔ اس لئے اب یہ کوشش کرنی چاہئے کہ جن ملکوں میں فساد ہیں وہاں حقیقی طور پر اُن کی مدد بھی کی جائے اور جمہوریت اگر آپ نے قائم کرنی ہے تو کریں۔ خیر اور بھی باتیں ہوتی رہیں، بہر حال ان کو یہ کہنے کا ایک موقع ملا۔

وہاں جامعہ احمدیہ کا افتتاح بھی ہوا۔ ورنر آرمنڈ (Werner Amend) ریڈشٹڈ، جس شہر میں جامعہ ہے وہاں کے میئر ہیں، وہ کہتے ہیں کہ خلیفہ نے جو تقریر کی وہ کوئی لکھی ہوئی تقریر نہ تھی بلکہ اُن کے دلی خیالات تھے۔ اُن کا طلباء کو یہ کہنا کہ وہ تعلیم پر خود بھی عمل کریں اور لوگوں کے سامنے عملی نمونہ رکھیں بہت ضروری اور مثبت بات ہے۔ ایک مذہبی تنظیم کے سربراہ ہونے کے باوجود بہت پریکٹیکل انسان ہیں۔ یہ "باوجود" سے پتہ نہیں اُن کی کیا مراد ہے؟ اُن کے خیال میں شاید مذہبی رہنما پریکٹیکل نہیں ہوتے یا عملی طور پر کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔

وولف والتھر (Wolf Walther) صاحب جرمن اسلام کانفرنس کے سیکرٹری ہیں۔ وہ بھی وہاں جامعہ کے افتتاح پر آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ خلیفہ کی ہدایات بہت اہم اور ضروری تھیں۔ اُن کی طلباء کو ایک ہدایت پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ چونکہ طلباء عمومی آبادی سے مختلف نظر آنے والے اور الگ لباس میں ہوں گے، اس لئے بہت ضروری ہے کہ وہ دوستانہ رویہ رکھیں اور کھلے دل سے ملنے والے ہوں۔ اس سے خوف کم کرنے اور تعصّبات سے بچنے کا موقع ملتا ہے۔ ایک دوسرے کے ساتھ بولنے اور معلومات کے تبادلے سے ہی ایسا ممکن ہے۔ اس لئے خلیفہ کی اس بارے میں ہدایات بہت اہم ہیں۔

ایک جرنلسٹ ہاناک (Hanack) کا کہنا تھا کہ میرے خیال میں تقریب بہت باوقار تھی اور دوستانہ ماحول میں ہوئی۔ آپ کے عالمی سربراہ کی تقریر میرے نزدیک بہت پُر مغز اور مناسب تھی۔ اُن کے زندگی بخش الفاظ صرف بنیادی اخلاقیات تک محدود نہیں تھے۔ مجھ پر گہرا اثر چھوڑ گئے کیونکہ انہوں نے ٹھوس طریق پر طلباء کے مقامی آبادی کے ساتھ سلوک کا ذکر کیا۔

جامعہ احمدیہ کے افتتاح کو بھی پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں کافی کوریج ملی ہے۔ دس سے زائد خبریں آچکی ہیں جن میں صوبائی ٹی وی، ریڈیو وغیرہ شامل ہیں۔ جامعہ کی تصویر بھی آئی ہے۔ اخبارات نے لکھا کہ مرزا مسرور احمد نے طلباء سے خطاب کیا۔ انہوں نے بار بار یہ کہا کہ (دین حق) کی خوبصورتی کو دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔ انہوں نے ان نوجوانوں کو نصیحت کی کہ وہ اپنے آپ کو پَرکھیں۔ تعلیمات کو اپنے اوپر لاگو کریں اور بنی نوع انسان سے خوش اخلاقی سے پیش آئیں۔ احمدیہ جماعت کی اہم شرط یہ ہے کہ معاشرے میں ہم آہنگی اور امن پھیلایا جائے۔

ایک اخبار نے لکھا کہ (دینی) جماعت احمدیہ مستقبل میں ریڈشٹڈ میں امام تیار کرے گی اور پھر سارا نقشہ کھینچا کہ کیا کیا کچھ وہاں موجود ہے۔ ان کے سربراہ مرزا مسرور احمد نے مستقبل کے اماموں کو مخاطب کرتے ہوئے توجہ دلائی کہ ریڈشٹڈ اور ہیسن میں لوگوں میں (دین حق) کا خوف ختم کرنا ہے۔ (دین حق) دوسرے مذاہب اور معاشروں کے خلاف جنگ نہیں کر رہا۔ اس طرح مختلف اخباروں کے تبصرے تھے۔

جو پروگرام ہوئے اللہ تعالیٰ ان سب کے دوررَس نتائج پیدا فرمائے اور ہمارا ہر قدم ترقی کا قدم ہو۔ ہمیں شکر گزاری اور تقویٰ میں بڑھاتا چلا جائے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

"تمہارا اصل شکر تقویٰ اور طہارت ہی ہے۔ (مومن) کا پوچھنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ دینا سچا سپاس اور شکر نہیں ہے۔ اگر تم نے حقیقی سپاس گزاری یعنی طہارت اور تقویٰ کی راہیں اختیار کر لیں تو میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ تم سرحد پر کھڑے ہو۔ کوئی تم پر غالب نہیں آ سکتا"۔ پھر فرمایا "اصل بات یہ ہے کہ تقویٰ کا رعب دوسروں پر بھی پڑتا ہے اور خدا تعالیٰ متقیوں کو ضائع نہیں کرتا"۔ فرمایا "ضروری ہے کہ انسان تقویٰ کو ہاتھ سے نہ دے اور تقویٰ کی راہوں پر مضبوطی سے قدم مارے کیونکہ متقی کا اثر ضرور پڑتا ہے اور اُس کا رعب مخالفوں کے دل میں بھی پیدا ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 49-50۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے فضلوں سے نوازتا رہے۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

۞ مکرم سعید احمد بٹ صاحب صدر جماعت احمدیہ مانانوالہ 203ر۔ب ضلع فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم فرید احمد محمود بٹ صاحب مکینیکل فورمین کریسنٹ ٹیکسٹائل ملز فیصل آباد کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 7 جنوری 2012ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کو وقف نو میں منظور فرمایا ہے۔ بچے کا نام نافع عروش بٹ تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم عبداللطیف بٹ صاحب مرحوم ٹھیکیدار دارالیمن غربی ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک، صالح، دیندار، لمبی عمر والا اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

۞ مکرم سید ناصر احمد ہاشمی صاحب ناصر ہومیو کلینک دارالنصر ربوہ حال مقیم کینیڈا کی برف سے پھسلنے کی وجہ سے دائیں بازو کی کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد گھر واپس آ گئے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم مدثر احمد وسیم صاحب لکھتے ہیں۔

خاکسار کے خالہ زاد بھائی جان مکرم بشارت الرحمن صاحب حال مقیم فن لینڈ کی بیٹی نداء الرحمن بعمر 2 سال کچھ دنوں سے شدید بخار میں مبتلا ہے اور علاج جاری ہے لیکن افاقہ نہیں ہو رہا۔ بچی مکرم شیخ محمد یونس صاحب شہید کی پوتی اور مکرم چوہدری ناصر صاحب کی نواسی ہے۔ احباب سے اس کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

معلومات درکار ہیں

۞ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ضلع حافظ آباد کی تاریخ احمدیت مرتب کی جارہی ہے جو کہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ وہ احمدی احباب جو ضلع حافظ آباد کی جماعتوں سے متعلق تاریخی معلومات اور یادداشتیں رکھتے ہوں ان سے گزارش ہے کہ وہ یہ معلوماتی مواد جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ نیز ضلع حافظ آباد سے تعلق رکھنے والے وہ احباب جو واقف زندگی ہیں اور پاکستان یا دنیا کی کسی بھی جگہ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ وہ اپنے کوائف وتعارف بمعہ تصویر درج ذیل پتہ پر جلد بھجوائیں۔ یا E.mail کر دیں۔

طلعت محمود سیکرٹری اشاعت وتصنیف ضلع حافظ آباد بیت الذکر جلال پور روڈ حافظ آباد

فون نمبر:03436614902

E.mail:mubarakgg@yahoo.com

(امیر ضلع حافظ آباد)

معلومات درکار ہیں

۞ خاکسار اپنے دادا جان مکرم مولوی فیروز الدین صاحب انسپکٹر مال تحریک جدید و لیفٹیننٹ فرقان فورس اور اپنے والد مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب آف میرپورخاص جن کو 1960ء میں حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر سب سے پہلے نگرپارکر سندھ میں احمدیت کا پودا لگانے کا اعزاز حاصل ہے ان کے حالات زندگی اکٹھے کر رہا ہے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ اگر وہ ان دونوں بزرگوں کے بارے میں کوئی واقعات یا تاثرات لکھنا چاہتے ہوں تو اس پتہ پر ارسال فرمائیں۔

محمد احسن سعید مکان نمبر C-20

پنھور کالونی سیٹلائٹ ٹاؤن میرپورخاص

فون نمبر 0334-3903298

بیڈمنٹن وٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ

۞ محض خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کو مجلس صحت کے تعاون سے آل ربوہ بیڈمنٹن وٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ مورخہ 23 جنوری تا 15 فروری 2013ء منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ ٹورنامنٹ کے میچز کا باقاعدہ آغاز 23 جنوری 2013ء سے کیا گیا۔ ٹورنامنٹ میں سنگل اور ڈبل دونوں ایونٹس کا انعقاد کیا گیا۔ بیڈمنٹن سنگل مقابلہ جات میں ربوہ بھر سے 122 اطفال نے شرکت کی۔ جن کے مابین 114 میچز کھیلے گئے۔ جبکہ بیڈمنٹن ڈبل مقابلہ جات میں 40 ٹیموں نے شرکت کی۔ جن کے مابین 38 میچز کھیلے گئے۔ ٹیبل ٹینس سنگل مقابلہ جات میں ربوہ بھر سے 16 اطفال نے شرکت کی۔ جن کے مابین 16 میچز کھیلے گئے۔ جبکہ ٹیبل ٹینس ڈبل مقابلہ جات میں ربوہ بھر سے 2 ٹیموں نے شرکت کی۔

ان ٹورنامنٹس کی اختتامی تقریب تقسیم انعامات مورخہ 15 فروری بروز جمعۃ المبارک بیڈمنٹس سنگل کے فائنل میچ کے موقع پر منعقد کروائی گئی۔ بیڈمنٹن سنگل مقابلے میں شاہ زیب دارالرحمت وسطی اور ڈبل میں حافظ عاقب اور بشارت احمد نصیر آباد رحمن اول قرار پائے۔ اسی طرح ٹیبل ٹینس سنگل مقابلے میں علی رضا دارالعلوم شرقی اور ڈبل میں علی رضا اور ابتسام اول قرار پائے۔ تقریب تقسیم انعامات کے مہمان خصوصی مکرم طاہر احمد شمس صاحب مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تھے۔ انہوں نے اطفال میں انعامات تقسیم کئے اور بعدازاں اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

ایمبولینس کی فراہمی

۞ ربوہ کے تمام احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جب بھی مریض کو ایمرجنسی کی صورت میں فضل عمر ہسپتال لانا مقصود ہو تو درج ذیل نمبرز پر فوری رابطہ فرمائیں اور متعلقہ کارکن کو ایمبولینس کی فراہمی کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

فون نمبرز: 047-6211373,6213909

6213970,6215646

EXT: ایمبولینس سٹیشن: 184

استقبالیہ 120

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

سالانہ جلسہ عطاء اسناد وتقسیم انعامات

(گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

۞ مورخہ 16 مارچ 2013ء کو صبح 10 بجے گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کے سالانہ جلسہ عطاء اسناد وتقسیم انعامات کا انعقاد ہو رہا ہے۔ اس میں 2011ء اور 2012ء میں B.A/B.Sc کے امتحان میں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو ڈگریاں دی جائیں گی۔ ریہرسل مورخہ 15 مارچ کو 9:30 بجے صبح ہوگی۔ ریہرسل میں شامل ہونے والی طالبات ہی جلسہ میں شامل ہو کر ڈگری حاصل کرسکیں گی۔ گاؤن اور ہڈ کا انتظام طالبات خود کریں گی۔ رجسٹریشن کیلئے فوری طور پر آفس سے رابطہ کریں۔

(گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

شناختی کارڈ ہمراہ لائیں

۞ وزارت داخلہ نے ہسپتال میں زچہ و بچہ کی حفاظت کے لئے ملک بھر کے سرکاری/نیم سرکاری اور پرائیویٹ ہسپتالوں میں ڈلیوری کیس کیلئے شوہر کے شناختی کارڈ کو لازمی قرار دیتے ہوئے ہدایت جاری کی ہے کہ زچہ کے ہسپتال میں داخلہ سے قبل شوہر کا شناختی کارڈ اور غیر ملکی خاتون اپنے پاسپورٹ کی نقل جمع کروائے۔

درخواست کی جاتی ہے کہ ایسی تمام خواتین جو ڈلیوری کیس کی سلسلہ میں فضل عمر ہسپتال تشریف لائیں وہ اپنے شوہر کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی ہمراہ لائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
نوجوانوں کے امراض ونفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہوجانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
1954 NASIR ناصر 2012
دنیائے طب کی خدمات کے 58 سال
مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر
الحکمت (ناصر دواخانہ) گول بازار۔ ربوہ
TEL.047-6212248, 6213966

تحقیق وتجربہ اور کامیابی کے 54 سال
ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں
اطباء وسٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں
مرض اٹھرا، اولاد نرینہ، امراض معدہ وجگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مریض شفا پا چکے ہیں۔
حکیم شیخ بشیر احمد
ایم اے، فاضل طب والجراحت
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔
فون:047-6212382 فیکس:047-6211538
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com

خبریں

کمپیوٹر اور ٹی وی سکرین سے نکلنے والی نیلی روشنی سے دور رہیں

کیلیفورنیا، اگر آپ بے خوابی سے بچنا چاہتے ہیں تو کمپیوٹر اور ٹی وی سکرین سے نکلنے والی نیلی روشنی سے دور رہیں۔ طبی تحقیق کے مطابق لیپ ٹاپ، ٹی وی اور دوسرے آلات سے نکلنے والی نیلی روشنی دماغ کو مسلسل متحرک رکھتی ہے جس کے نتیجے میں رات کو نیند نہیں آتی۔ طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر کمپیوٹر پر زیادہ دیر کام کرنا ہو تو سکرین کے آگے فلٹر لگانا مت بھولیں۔ اس سے نیلی روشنی کے اثرات بہت حد تک کم ہو جاتے ہیں۔

نرسنگ ہوم میں دل جوئی کرنے والا روبوٹ

سنگاپور کے محققین اور سائنسدانوں نے ایک ایسا روبوٹک پولر بیئر ڈیزائن کر لیا ہے جو بڑی عمر کے افراد کی دلجوئی میں بیحد معاون ثابت ہو رہا ہے۔ سنگاپور کے ایک نرسنگ ہوم میں متعارف کروایا گیا یہ پولر بیئر ہنسنے، رونے اور ہاتھ ہلانے کے علاوہ تین سو مختلف جذبات کا اظہار کر سکتا ہے جس میں نصب تیرہ حساس سینسر ز ارد گرد کے ماحول کو محسوس کر کے انتہائی حقیقی ردعمل کا اظہار کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ روبوٹک بیئر ایک جدید قسم کا کھلونا ہے جو اپنی معصوم حرکتوں سے بیمار اور عمر رسیدہ افراد کی نہ صرف تنہائی کو ختم کرے گا بلکہ انہیں جسمانی طور پر توانا رکھنے میں بھی مددگار ثابت ہو گی۔

ایک ہی نظر میں چہرہ دیکھ کر پورٹریٹ تیار کرنے والا آرٹسٹ روبوٹ

نیو یارک، سائنس اور ٹیکنالوجی کی دنیا میں ایک ایسے روبوٹ کا اضافہ ہو گیا ہے جو انسانوں کے پورٹریٹ بنانے میں کسی سے کم نہیں۔ سر پر ٹوپی سجائے یہ روبوٹ انسان کے چہرے کو ایک ہی نظر میں اپنے سسٹم میں اس طرح ریکارڈ کر لیتا ہے کہ پھر دوسری مرتبہ دیکھنے سے قبل ہی چند منٹوں میں پورٹریٹ مکمل ہونے کے بعد ہی اپنا سر اوپر اٹھاتا ہے۔ ہاتھ میں قلم تھامے یہ روبوٹ پورٹریٹ بنانے کے دوران نہ صرف بات چیت کرتا ہے بلکہ اختتام پر اس آرٹ کے نمونے پر پورٹریٹ بنوانے والے شخص کا نام بھی لکھ کر دیتا ہے۔

☆......☆......☆

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ارشاد

مارچ 1984ء میں مینیجر الفضل کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں ایک چٹھی لکھی گئی جس میں یہ ذکر تھا کہ ماہ فروری 1984ء میں الفضل کی اشاعت سات ہزار تھی (خطبہ نمبر کی اشاعت آٹھ ہزار تھی) اس پر حضور انور نے اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا۔ **"ابھی تک اشاعت تھوڑی ہے۔ دس ہزار تو میں نے کم سے کم کہی تھی۔ پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔"**

حضور انور کا یہ ارشاد احباب جماعت تک پہنچاتے ہوئے ہم احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف بھی متوجہ کرتے ہیں کہ ابھی تک ہم حضور کے اس ارشاد کو بھی پورا نہیں کر سکے کہ اشاعت کم از کم دس ہزار ہو جبکہ حضور کا اصل منشاء مبارک یہ تھا کہ الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔ خاکسار اس نوٹ کے ذریعہ تمام امراء صاحبان، صدر صاحبان، سیکرٹریان اور ذیلی تنظیموں انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے عہدیداران کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ براہ کرم اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔ حضور انور کا ارشاد پورا کرنے میں ہی برکت ہے یہی تمام سعادتوں کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ تمام احباب کے گھر میں روحانیت کی اس نہر کا پہنچنا ضروری ہے۔ اگر ہر احمدی گھر میں اخبار پہنچ جائے تو اشاعت بیس ہزار سے بھی اوپر جا سکتی ہے۔ تمام عہدیداران سے گزارش ہے کہ وہ اپنے فرائض کا ایک حصہ الفضل کی اشاعت میں اضافہ قرار دیں اور اس وقت تک چین نہ لیں جب تک حضور کا یہ ارشاد پورا کرنے کی سعادت نہ حاصل کریں۔

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں اس مرحلے پر خاکسار عاجزانہ طور پر دعا کی درخواست کرتا ہے کہ مولا کریم اپنا فضل فرمائے اور ہمیں حضور کے بابرکت ارشاد پر پورے طور پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ ہماری کمزوریوں اور خطاؤں کو معاف کرے اور تمام ذمہ داریاں احسن طور پر ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(خاکسار۔ مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع و غروب 19۔ فروری

طلوع فجر	5:20
طلوع آفتاب	6:45
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	6:00

تعطیل

مورخہ 20 فروری 2013ء کو روزنامہ الفضل شائع نہ ہوگا۔ قارئین و ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک بااعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

تمباکو نوشی سے نجات
ایک ایسی دوا جس کے تین ماہ تک استعمال سے سگریٹ اور نسوار سے نجات ممکن ہے۔ دوا گھر بیٹھے حاصل کریں۔
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
ساہیوال روڈ نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

GERMAN
20%Discount
جرمن لینگویج کورس
for Ladies
047-6212432
0304-5967218

FR-10

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا بااعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
04235301547-48
چیف ایگزیکٹو چوہدری اکبر علی
:03009488447
E-mail:umerestate@hotmail.com

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکرو ویو اون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس
گولبازار ربوہ
047-6214458

Education Concern
Seminar
Study in AUSTRALIA
Strathfield College
Apply Now For July. Sep. Nov Intakes
→ Economical Tuition fee.
→ Articulation with 16 Universities.
→ Offer a wide range of programs including VET, University/TAFE Pathway.
http://sc.nsw.edu.au
Time & Venue
26th Feb Tuesday- 11am To 5pm at the address given blow:-
Education Concern®
67-C, Faisal Town, Lahore.
35177124, 0331-4482511
info@educationconcern.com
www.educationconcern.com